کر رکھا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے آگاہ ہے''۔(الحدید : ۱۰)

اس امر کو اللہ تعالی کا ترجمان شارح قرآن ﷺ اس طرح مہمیز کرتا ہے:(لاتسبوا أحدا من أصحابی، لو أنفق أحدکم مثل أحد ذهبا مابلغ مد أحدهم و لا نصیفه) ''تم میرے کسی بھی صحابی کو گالی مت دو،تم میں سے کوئی کوہ احد کے برابر سونا خرچ کرے تو ان میں سے کسی کے ایک مد(544 گرام غلہ) برابر ہوسکتا ہے، نہ اس کے آدھے کے''۔ (بخاری، فضائل صحابه، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا. حدیث ۳۶۷۳،مسلم فضائل صحابه، باب تحریم سب الصحابة، حدیث ۶۴۸۷)

حافظ ابن حجر کہتے ہیں: ''افضلیت کی وجہ ان کے انفاق اور قتال کے موقع محل کی عظمت ہے، کیونکہ ان سنگین حالات میں ضرورت زیادہ تھی۔ انفاق کی فضیلت کا سبب بیان کر کے بسبب قتال افضلیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔جیسا کہ اس آیت کریمہ میں ہے ﴿من أنفق من قبل الفتح و قاتل﴾ اور یہ انفاق اور قتال دونوں فتح مکہ سے قبل عظیم الشان تھا' کیونکہ اس کی ضرورت زیادہ تھی اور اس کا اہتمام کرنے والے کم تھے جبکہ فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوگئی' لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔اس لئے یہ پہلے لوگوں کے خرچ کی جگہ نہیں لے سکتا اور قدر و قیمت میں بھی برابر نہیں ہوسکتا۔ (فتح الباری)

یہ ایک آزمودہ حقیقت ہے کہ سخت ضرورت کے وقت کا 100 روپیہ عام حالت کے 1000 روپے سے بڑھ کر قیمتی ہوتا ہے۔اب اندازہ کیجئے کہ جب فتح مکہ کے بعد اسلام پر خرچ کرنے والوں کو اس سے قبل خرچ کرنے والوں کا مقام و مرتبہ حاصل نہیں ہوسکتا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صدقہ اور جہاد کرنے والوں کو ار اولین اصحاب کرام رضی اللہ عنہم جیسا درجہ کیسے مل سکتا ہے۔البتہ اللہ تعالی کا انعام و اکرام ہر خادم دینِ اسلام کو اس کے اخلاص اور نیت کے مطابق حاصل ہے۔

❁❁❁❁❁

نیٹو کی بدنیتی

جون 1989 میں نیٹو کی سربراہ کانفرنس میں سابق برطانوی وزیر اعظم مارگریٹ تھیچر نے کہا:''روسی خطرے میں کمی کے باوجود نیٹو کا وجود برقرار رکھنا ضروری ہے، تاکہ مشرق وسطی میں مسلم انتہا پسندوں کو دبانے کے لیے اس کی فوجی قوت سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔(الدعوۃ، ستمبر 2004)

علماء کے سائے میں:

فضیلۃ الشیخ خرم بشیر آف برمنگھم

جناب خرم بشیر صاحب کا تعلق لاہور سے ہے۔ اور عرصہ 20 سال سے برمنگھم میں دعوت وتبلیغ میں مصروف عمل ہیں۔ آپ ماہ ستمبر 2005 میں جامعہ دار العلوم بلتستان تشریف لا کر تین روز ٹھہرے، اس دوران آپ اور آپ کی اہلیہ نے مختلف تعلیمی سنٹروں کا دورہ کیا اور مختلف اجتماعات منعقد کیے۔ اس موقع پر التراث کو دیے ہوئے اس انٹرویو میں آپ نے برطانیہ میں مسلم کمیونٹی کے اقدامات، اسلام کی نشر واشاعت میں وہاں کے علماء کا کردار، بعض مسلمانوں کے غیر معتدلانہ رویہ پر مرتب ہونے والے منفی اثرات، عالم اسلام کو درپیش مسائل اور اسباب، تعلیم وٹیکنالوجی کے میدان میں مسلمانوں کے انحطاط اور اس کے برے نتائج اور مسلمانوں کی اجتماعی ذمہ داریوں اور بہ سے بہتر تعلیمی وسیاسی پالیسی اپنانے کی ضرورت پر روشنی ڈالی ہے۔ (ادارہ)

☆ التراث: سنت کے مطابق گزارش ہے کہ اپنا تعارف کیجئے۔

۞ آپ لوگوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ میں نے سب سے پہلے F.C کالج میں داخلہ لیا۔ اور F.A میں کالج ٹاپ کیا۔ اس وقت کالج کا پرنسپل ڈاکٹر طیبی تھا۔ اور امریکن ڈاکٹر ولز (Head of Department) تھا۔ ڈاکٹر طیبی سے بعد میں پوچھا گیا کہ اتنے سالوں میں آپ نے کتنے لوگوں کو عیسائی بنا لیا ہے؟ کہنے لگا: ایک بھی نہیں۔ کہا گیا کیا آپ ایک مشنری نہیں؟ جواب ملا، میں بالکل مشنری ہوں اور اس کالج کی سو سالہ تاریخ میں میں نے لوگوں کو سو فیصد اسلام کے تشخص سے برگشتہ کیا ہے۔

پھر میں نے لاہور گورنمنٹ کالج سے (LAW) میں گریجویشن کیا۔ اس ''لا'' (LAW) کے بعد ''الا اللہ'' کرنے یعنی مزید اسلامی علوم کے حصول کی خاطر جامعۃ الامام محمد بن سعود الإسلامیۃ (ریاض) کے مرحلۃ ماجستیر (M.A) میں داخلہ لیا اور LLB سے معادلہ کروا کر المعہد العالی سے M.A کیا۔ 1984 میں انگلینڈ گیا۔ وہاں لندن میں پرچہ Dawn (الفجر) کا اجراء کیا۔ ماہنامہ صراط مستقیم اور (The Strength Path) میں بھی لکھتا رہا۔

☆ التراث: انگلینڈ جیسے ملک میں دین حنیف کی نشر واشاعت کے حوالے سے آپ کی مصروفیات کیا ہیں؟

۞ 20 برس سے زائد عرصہ سے انگلینڈ میں کام کر رہا ہوں۔ وہاں تین طرح کے مسلمان ہیں:

پہلی قسم: شادی کے توسط سے مسلمان ہونے والا طبقہ۔ مثلاً ہندو لڑکا مسلمان لڑکی کے ساتھ شادی کے بندھن میں بندھنا چاہتا ہے۔ مسلمان لڑکی اپنے جیون کے لیے مسلمان ہونے کی شرط عائد کرتی ہے، اس طرح وہ دین اسلام قبول کر لیتا ہے۔ اس قسم کے لوگ نام نہاد مسلمان ہوتے ہیں۔

دوسری قسم: مختلف شعبہ ہائے زندگی کے Fellow (ساتھی) ہوتے ہیں۔ مثلاً جیل کے ساتھی، طلباء برادری، محنت ومزدوری ساتھ کرنے والے ساتھی، یہ اپنے مسلمان ساتھی سے متاثر ہوکر اسلام قبول کر لیتا ہے۔

تیسری قسم: تعلیم یافتہ جویان حق کا طبقہ ہے۔ جو حق کی جستجو میں تقابل ادیان کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور قرآن وسنت میں اپنے اندر تلاطم خیز موجیں پیدا کرنے والے سؤالات کے جوابات پاکر آغوش اسلام میں آجاتا ہے۔ اس طرح ادیان کی سٹڈی کر کے مسلمان ہونے والوں کی قبولیت اسلام بہت مفید نتائج چھوڑتی ہے۔

بندہ وہاں کے ہسپتالوں اور جیلوں میں جا کر دعوت وتبلیغ کا کام کر رہا ہے۔ اور ان کیلئے ضرورت کی چیزیں بہم پہنچائی جاتی ہیں اور مصحف شریف بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ جمہوریت کی ایک خوبی یہ ہے کہ تمام مکاتب فکر کیلئے آزادی اور دعوت وتبلیغ کے مواقع یکساں ہیں۔ اس پر مستزاد حکومت تنخواہ کے ذریعے حوصلہ افزائی بھی کرتی ہے۔

اس کے علاوہ ناچیز برطانیہ کی جمعیت اہل حدیث (Muslim Council) کا ممبر ہوں اور BIRMINGHAM COUNCIL OF FAITH میں مسلمانوں کا نمائندہ ہوں۔ اس کونسل میں تمام تہذیب اور مکاتب فکر کے لوگ ممبر ہیں۔ نیز میں کالج میں عربی اور اسلامک سٹڈیز پڑھاتا ہوں۔ اور الحمدللہ حسب موقع دین کی نشر واشاعت میری مصروفیات ہیں۔

☆ النوادات: برطانیہ میں نشر واشاعت کے حوالے اسلام کا گراف کیا ہے؟

۞ دراصل ہم موجودہ دور میں بدنام زیادہ ہوئے ہیں۔ اور ہمیں ایک زبردست امتحان کا سامنا ہے۔ 11 ستمبر سے قبل (Fundamentalist) (قدامت پسند) کہلائے جاتے تھے۔ اب دہشت گرد (Terrorist) کا لیبل چسپاں کیا گیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم مسلمان مقہور ہیں مگر قاہر بنا کر اور مظلوم ہیں ظالم بنا کر پیش کیے گئے۔ حالانکہ ہم خود ظلم اور دہشت گردی کے شکار ہیں۔ فلسطین، کشمیر، بوسنیا اور چیچنیا وغیرہ میں ہم نے کسی غیر کی زمین پر قبضہ نہیں کیا۔ ہمارے وطن پر ہی قبضہ جمایا گیا، جس کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ دراصل اسلام اور مسلمانوں کی خوبصورت شکل کو بدنما کرنے میں ہمارے بعض نادان دوستوں کا بھی کردار ہے جو خواہ مخواہ کی بڑھکیں ہانکتے ہیں۔ مگر اصل کام نہیں کرتے۔ اگرچہ بہت سے اچھے اور تعمیری ذہنیت کے لوگ بھی موجود ہیں۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا میں اسلامی فوجیں نہیں گئیں مگر مبلغین اسلام کے اچھے کردار کی وجہ سے آج یہ دونوں ممالک دنیائے اسلام کی سب سے بڑی آبادی ہیں۔ ہمیں اسلام کے سفیر بننے چاہیں اور ہم میں اسلام کا پرتو نظر آنا چاہیے۔ برطانیہ میں مسلمان آبادی 4% ہے مگر اپنے غلط کردار، غلط معاملات اور برے کاموں کی وجہ سے جیلوں میں مسلمانوں کی نسبت 10% ہے۔ یہ مظہر یقیناً اسلام کے لیے ان معاشروں میں پنپنے اور پھلنے پھولنے کی راہ میں سنگ گراں ہے۔

☆ التراث : 11/9 اور 7/7 کے دھماکوں کے بعد وہاں کے مسلم معاشرے پر کیا منفی اثرات مرتب ہوئے؟

❁ ان واقعات سے مسلم کمیونٹی اور دعوت وتبلیغ پر نمایاں اثرات محسوس کیے گئے۔ غیر مسلموں کے رویے میں سختی اور درشتی آگئی۔ 36 بشپ (House of Lords) کے ممبر تھے۔ ہم نے مطالبہ کیا کہ ہمیں بھی یکساں حقوق کی بنیاد پر ممبر شپ دے دو۔ اس بابت کامیابی کے امکانات روشن تھے، لیکن ان افسوسناک واقعات کے بعد کسی حد تک ممبر شپ کی پیشرفت کو روگ لگی۔

☆ التراث : اس ملک میں مسلمانوں کے مابین اتحاد واتفاق کس حد تک ہے؟ اگر نہیں ہے تو اس کے اسباب وعوامل کیا ہیں؟ ڈاکٹر یوسف قرضاوی حفظہ اللہ کی یورپین شریعت کونسل کا کیا حال ہے؟

❁ افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ نظم وضبط یا اتحاد و یگانگت کے حوالے سے وہاں کی مسلم کمیونٹی کوئی خوبصورت منظر پیش نہیں کررہی۔ سب سے بڑا المیہ اور اختلاف تو رمضان اور عیدین کے چاند سے متعلق ہے۔ کوئی سعودی عرب کو، کوئی مراکش کو اور کوئی لوکل کمیونٹی کو مانتا ہے۔ اس لیے ایک ہی ملک میں اور ایک ہی دین کے ماننے والوں کی عبادت کا ٹائم ٹیبل یکساں نہیں۔ اس بابت نظم وضبط قائم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

جہاں تک معروف سکالر ڈاکٹر قرضاوی کا تعلق ہے، انہوں نے مثبت اہداف کے حصول اور مسلم اقلیات کے مسائل کا حل ڈھونڈنے کیلئے ''یورپین شریعت کونسل'' کے نام سے ایک تنظیم تشکیل دی تھی اور موصوف اس کا چیئرمین بھی ہے۔ لیکن یہودی لابی نے موصوف کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ انہوں نے فلسطین کے مجاہدین اور حق خودارادیت چاہنے والے مظلوموں کی فدائی یا خودکش کارروائیوں کے جواز کا فتوی دیا تھا کہ یہ مذموم خودکشی کے زمرے میں نہیں آتا، بلکہ قابض اسرائیل کے خلاف جہاد ہے۔ یہودی لابی اور اسلام دشمن عناصر نے 7/7 کے لندن ٹرین دھماکوں کے ڈانڈے ان سے ملا دیے۔ اب موصوف پر وہاں جانے پر پابندی لگی ہوئی ہے۔ حالانکہ موصوف کے فتوی کا اس دہشت گردی سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس کی تو سب مذمت کرتے ہیں، جس نے بھی یہ کارروائی کی ہے، غلط کیا ہے۔ اسلام میں بے گناہوں کا خون بہانے کی قطعی گنجائش نہیں۔ اس مسافر ٹرین میں مسلم، غیر مسلم سب سوار ہیں۔ میں، آپ کوئی بھی سوار ہوسکتے ہیں۔ یہ اقدام کس نے کیا، کوئی پتہ نہیں۔ تو اس کا تعلق مسلمانوں سے جوڑنا قرین انصاف نہیں۔ جس پاکستانی کے متعلق بتایا گیا کہ وہ اس خودکش کارروائی میں ہلاک ہوا ہے، وہ تو زندہ ہے۔

☆ التراث : انگلینڈ کے ماحول میں مسلمان برادری تعلیم وتعلم کے میدان میں کس حد تک آگے ہیں؟

❁ وہاں حصول علم میں سب سے آگے انڈیا کے لوگ ہیں، اس کے بعد پاکستانی پھر بنگلہ دیشی ہیں۔ حالانکہ ماحول اور فضا تو یکساں ہے۔ پاکستانی لوگ تعلیم میں آگے کیوں نہیں؟ اس کی کچھ وجوہات بھی ہیں، ایک وجہ یہ ہے کہ کشمیر کے علاقوں سے

بہت پہلے لوگ وہاں پہنچے، اس طبقے نے کوئی بہتر کردار ادا نہیں کیا۔ یقینی بات ہے کہ کوئی بھی فرد یا جماعت اپنی قوم اور ملک کا ترجمان ہوتی ہے۔ ان ترجمانوں نے محنت و مشقت کم کی۔

☆ التراث: یورپی ممالک میں ایک مسلم داعی و مبلغ کیلئے کن صفات کا حامل ہونا ضروری ہے؟

۞ ایک مسلم مبلغ کو ایسی جگہوں میں تبلیغ دین کرنے کیلئے کتاب و سنت کے علم میں گہرے رسوخ اور عمل کے علاوہ اس قوم کی زبان جاننا ضروری ہے ارشاد الٰہی ہے ﴿وما أرسلنا من رسول إلا بلسان قومه﴾ ''ہم نے کوئی بھی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان دے کر''۔ (ابراھیم) لہٰذا زبان دانی بھی ضروری ہے۔

☆ التراث: یورپی ممالک میں آج کل تقریب بین الأدیان کی تحریک چلی ہوئی ہے۔ برطانیہ میں اس حوالے سے کیسا منظر ہے؟

۞ (BIRMINGHAM COUNCIL OF FAITH) میں مسلمان، عیسائی ہندو، سکھ اور بہائی وغیرہ سب شامل ہیں۔ وہاں ایک دوسرے سے تعارف ہوتا ہے۔ اس پلیٹ فارم سے ہم مسلمہ اور مشترکہ مسائل کو Pin) (Point کرکے بین الاقوامی فورم میں اٹھاتے ہیں۔ مثلاً دنیا کے سات امیر ترین ممالک (G-7) کو لکھا کہ بوسنیا، ہرزیگوینا اور غریب ملکوں کے قرضے معاف کردو۔ انہوں نے معاف کیا۔

اسی طرح اس پلیٹ فارم سے مسلمانوں اور عیسائیوں نے مشترکہ طور پر مل کر عمل قوم لوط کی اجازت کی عمر 21 سال سے کم کرنے کی سرکاری کوشش کی مخالفت کی اور اس کے بارے میں وزیر اعظم ٹونی بلیئر کو خط و مراسلت کے ذریعے اس گھناؤنے قانون کی منظوری سے روکا گیا۔

☆ التراث: آپ نے جامعہ دار العلوم اور اس کے بعض برانچ مدارس کا دورہ کیا ہے۔ آپ کس حد تک ان اعمال سے مطمئن ہیں؟

۞ اولاً لفظ ''جامعہ دار العلوم'' کی ترکیب کو علمی اور فنی طور پر درست کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک اعمال وخدمات کا تعلق ہے، الحمد للہ معلوم ہوا اور دیکھا کہ منظم، موحد اور جماعتی انداز سے کام ہو رہا ہے۔ اور یہاں کے لوگوں میں اتفاق واتحاد کا رنگ غالب ہے کوئی گروپ بندی نہیں، جو کہ جماعتوں کی زندگی میں کم ہی نصیب ہوتا ہے۔

مدارس میں صفائی ستھرائی کا خاص اہتمام ہونا چاہئے۔ تدریسی اسٹاف استری، پالش وغیرہ پر خصوصی توجہ دے۔ معلمات اپنے بچوں کو گھر چھوڑ آئیں۔ طلباء وطالبات میں جھجک اور خوف جیسی صفات کو دور کرنے کے لئے اسمبلی اور مکالمے (Dialogue) کے پروگرام کیے جائیں۔ علمی کمزوریوں کو معلومات عامہ اور علمی مقابلوں کے ذریعے دور کیا جائے۔ قلم کا استعمال عام کرنے کیلئے طلباء کو (Home Work) دیا جائے۔ ڈنڈے اور جسمانی سزا کا کلچر ختم کرکے طلباء کو نصابی یا علمی

سرگرمی کی شکل میں سزا دی جائے۔ دینی تعلیم میں بھی کچھ فیس ضرور رکھیں، اس سے تعلیم کی قدر ہوگی۔ برطانیہ میں طلباء آزادی سے زیادہ بے راہروی کی حد تک اساتذہ سے بے تکلف ہوتے ہیں۔ ''خير الأمور أوسطها''

اسلامی صحافت کے اس تسلسل کو مزید آگے بڑھایا جائے۔ آج کی دنیا وسائل اعلام میں مقابلے کی دنیا ہے۔ T.V، ریڈیو کے ذریعے پروگرام کیے جائیں۔ ماہنامہ اور ہفت روزہ اخبار ہونا چاہیے، اگرچہ ایک Folded (تہ شدہ) ورق ہی کیوں نہ ہو۔

English Medium سکولوں میں بھی مذکورہ بالا کمزوریوں اور نقائص کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے اکثر مدارس میں تاریخ، سوکس، جغرافیہ اور سیاست وغیرہ نہیں پڑھائی جاتیں۔ ان کو بھی شامل نصاب کرنے کی ضرورت ہے۔ میرا ذاتی تجزیہ یہ ہے کہ ہمارے سرکاری سکولوں کا نصاب انگریز نے ہمارے دور غلامی وضع کیا۔ انہوں نے عمداً یہ مواد نہیں رکھے تاکہ ہمیں اسلام کی درخشاں ماضی اور جہانداری سے بے تعلق رکھیں۔ غلاموں کو جہانداری اور کشور کشائی کرنا نہیں آتی۔ اسی لیے منصب نبوت اور (Statement Ship) پر فائز کرنے کیلئے اللہ تعالی نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے گھر اور یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر کے ہاں تربیت کے لئے بھیجا۔ اس کی ایک بڑی مثال طالبان کی ہے۔ طالبان کے تقوی، خشیت الہی اصلاح نفس سے بہرہ ور ہونے میں کوئی شک نہیں، لیکن انہیں سیاست کرنا نہیں آئی۔ مہاتما بدھ کے مجسمے کو توڑنے کے سلسلے میں خوب پروپیگنڈہ کیا۔ پھر عالمی اختلاف کے باوجود توڑا گیا۔ اس کا خمیازہ مشرق بعید میں برما اور تھائی لینڈ کے مسلمانوں کو بھگتنا پڑا۔

نیز ہمارے ان مدارس (Al-Asar Public Schools) کا مقصد صرف قال اللہ وقال الرسول پڑھانا نہیں، اس کیلئے دیگر مدارس موجود ہیں۔ اور نہ صرف انگریزی پڑھانا مقصود ہے، اس کیلئے الگ مراکز موجود ہیں۔ اصل مقصد یہ ہے کہ معیاری انگلش پڑھتے ہوئے طلباء اسلامی طرز زندگی کے بھی نمونہ ہوں۔

☆ **التراث**: پاکستانی مدارس اور اسکولوں میں اساتذہ کے تربیتی اور معاشی پہلو کا برطانوی تعلیمی اور تربیتی معاشرے سے کیا تقابل ہے؟

❁ برطانیہ میں تمام شعبہ ہائے زندگی پر گورنمنٹ توجہ دیتی ہے۔ ایک پولیس کانسٹیبل کیلئے سخت امتحانات رکھے ہوئے ہیں، پھر اسے معقول مشاہرہ بھی دیا جاتا ہے۔ وہ ایک کلاس ون آفیسر کی طرح معزز ہوتا ہے۔ اور معاشی پہلو سے بے فکر ہو کر اپنی پیشہ ورانہ ڈیوٹی فریضہ سمجھ کر ادا کرتا ہے۔ اسکول ٹیچر کو معاشی طور پر بے فکر کرایا جاتا ہے۔ یہاں برصغیر کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ ایک پٹواری سے آفیسر کے برابر کام لیا جاتا ہے مگر مشاہرہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس کی دی ہوئی رپورٹ بورڈ آف ریونیو بھی توڑ نہیں سکتا۔ ایک پولیس کی F.I.R (رپورٹ) کو عدلیہ (سپریم کورٹ) تک چیلنج نہیں کر سکتا۔ ایک پرائمری سکول